جلد ۱۲ | بمبئی۔ دوشنبہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۰ جون ۱۹۰۷ء | نمبر ۲۰

مقدمۃ الجیش

رنگ بد جب نظر آتا ہے خدا خیر کرے

خدا خدا کر کے ایران کی حالت کچھ سنبھل چلی تھی قیام پارلیمنٹ سے رعایا کی بددلی دور ہو گئی تھی بلکہ اس خیال سے خوشی حاصل ہوئی کہ ابتک شاہ ایران خود مختارانہ حکومت میں جہاں دم مارنیکی مجال نہیں سیاہ و سفید کا کل اختیار انہیں حاصل تھا اور جو کچھ چاہتے کر سکتے تھے مگر اب جبکہ معاملات مملکت میں رعیت کو بھی اختیار دیا گیا ہے تو شاہ ایران کی ظلم شعاری سے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ قیام پارلیمنٹ سے یورپ والوں پر بھی بہت اثر پڑا۔ اسکے فوائد سے ایشیائی واقف ہونے لگے اور ... اس کا بہرہ ور ...

رعایا کی بددلی کی وجہ

جو ہمیں ملک کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی کا جس آسانی سے موقع مل جاتا تھا وہ بات جاتی رہی۔ اس خیال سے انگلینڈ نے اپنے قدیمی دشمن روس سے دوستی پیدا کر لی ہے تاکہ دونوں مل کر تجارتی حقوق حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جرمنی نے ملک کی حالت رو باصلاح دیکھکر ریلوے کا ٹھیکہ لینے کی درخواست کی۔ غرض کہ ساری دنیا کو ایران کی حالت رو باصلاح ہونیکا یقین ہو گیا مگر تصویر خیالی کی طرح ایرانی بہبودی کا دلفریب نقشہ آن واحد میں مٹ گیا۔ اور اب پھر وہی بغاوت اور بدامنی کی آگ ملک کے ہر گوشے میں مشتعل ہو رہی ہے۔

باغیانہ خیالات ترقی پر ہیں

اور شاہ ایران کو تخت سے اتار دینے کی تدبیریں ہو رہی ہیں۔ ایسی حالت میں اگر دول یورپ بیچ میں کود پڑے تو مصر کی طرح یہ سلطنت بھی بہت جلد انگریزوں کے دست تصرف میں آ جائے گی۔ ابتک شاہ ایران کا بھائی ابوالفضل اپنے بھائی پر کود رہا ہے۔ اور یورپ میں طاقتوں کی طرف سے مدد کی آواز نہیں نکلی ہے۔ اگر یہی حالت کچھ دنوں اور رہی تو یقین ہے دول یورپ خصوصاً انگریز زیادہ تر کو پردہ میں اپنا رنگ جمانیکا اچھا موقع ملجائیگا۔ خدا ایرانی حالت پر رحم کرے اور دول یورپ کے ہاتھوں پڑنے سے محفوظ رکھے۔

ہندوستان اب بھی زرخیز ہے

کسی نے سچ کہا ہے کہ ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے۔ ہندوستان میں ہر برس ہزاروں سیلاب آئے۔ سیکڑوں افسر تفتیش حال کے لئے آئے۔ مگر جب وہ ولایت پہنچے تو وہی ہریالی سوجھائی دی کہ ہندوستان بڑا ہی سرسبز ملک ہے۔ بڑا ہی زرخیز سرزمین ہے۔ دور کیوں جاؤ ہمارے یہاں کے حکام ہی جب میعاد ملازمت پوری کر کے وطن شریف پہنچتے ہیں تو وہ بھی انہیں کے سُر میں سُر ملاتے ہیں۔ اسکی کیا وجہ صرف یہی کہ سرکاری رپورٹیں کیفیت ہند کے متعلق بہت ہی سرسبز ہوتی ہیں ہندوستان اب کہاں تک سرسبز اور زرخیز ہے۔ اسکا حال تو دل جلے ہندوستانی ہی خوب جانتے ہیں۔ قحط اور وبا نے الگ اسکا حال بتلا کر کہا ہے۔ سرکاری ٹیکسوں نے الگ اسکا کس نکالا ہے ہندوستانیوں کو چھوٹی ملازمتیں پیٹ بھرنے کے لئے مل جاتی تھیں اب ان سے بھی لالے پڑ گئے ہیں۔ مگر انگریزوں کی نظر آج اس بدنصیب ملک سے ابھی ہٹی نہیں۔ ہوم گورنمنٹ کی آنکھوں میں خاک جھونک کر یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ ہندوستان کی سرسبزی میں تو اضافہ ترقی ہو رہی ہے ہم نے جب سے فتح کیا اوسوقت یہ بہت ہی غیر آباد ملک تھا۔ اور یہاں کی رعایا سخت مفلوک الحالی میں زندگی بسر کرتی تھی مگر دیکھنا ۔ اللہ چشم بد دور اسے اعلی درجہ کی ترقی حاصل ہوئی ہے اور یہ بالکل غلط ہے کہ یہاں کی

[illegible]

زندگی دشوار ہو گئی ہے

نہیں نہیں اب یہ ملک بہت دولتمند ہو گیا ہے ۔۔ اور ہم اس سے اپنا حق حکومت بہت آسانی سے وصول کر سکتے ہیں۔ جب اس قسم کا ملمع کیا بجٹ پارلیمنٹ کے پیش کیا جاتا ہے تو فطری طور سے ہندوستانیوں کی شکایتوں پر کیوں غصہ ہونے لگا تھا۔ وہ تو سمجھتے ہیں کہ ہندوستانی بے فارغ البال ہو کر بازی بھی اور انکی گریہ و زاری محض ہمیں فریب دیکر اپنے حق سے محروم کرنے کی غرض سے ہے۔ سچ ہے ۔ شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا ہندوستان پر ادبار کی گھٹا چھائی ہوئی ہے۔ زمانہ ان کی نظروں میں تاریک ہو گیا ہے۔ اور ایسی حالت میں بیم موج لگا ہوا ہے۔ یعنے اگر ذرا بھی شکایت کیلئے زبان کھولیں تو حکام ہند الگ گردن ناپیں۔ اور پارلیمنٹ الگ انہیں نظر حقارت سے دیکھے۔ اسی خوف سے وہ بیچارے دم نہیں مارتے۔ اور انگلینڈ والے بجٹ کی ملمع کاری پر فریفتہ ہو کر غریب ہندیوں کی حالت زار سے بالکل بیخبر رہتے ہیں۔

ابکی مرتبہ وزیر ہند مسٹر جان مارلے نے زرکار بجٹ پیش کر کے میدان مار لیا۔ سبکو یہ خیال تھا کہ اب کا بجٹ خون کے حرفوں میں لکھا ہوا ہوگا اور چونکہ مسٹر مارلے ہندوستان کے بہت بڑے خیر خواہ ہیں اسلئے

مظلوم ہندیوں کی دردناک حالت

کا سچا فوٹو پیش کر کے ممبران ہوم گورنمنٹ کے دلوں میں ہندوستانیوں کی ہمدردی پیدا کریں گے۔ مگر مج

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

وقت آیا تو معلوم ہوا کہ یہاں سنگ زر دہر اور شغال کا مضمون ہے۔ مالی حالت کی سرسبزی کی تو مسٹر مارلے نے ایسی خوشنما اور دلفریب تصویر کھینچی کہ سبکی رال ٹپکنے لگی۔

آپ نے بڑے دعوے کے ساتھ فرمایا کہ اگر بالفرض ہندوستان کو قرض لینے کی ضرورت بھی پڑی۔ تو اوسکی زرخیزی پر بڑے بڑے قرض کے لئے اعلیٰ درجہ کی ضمانت ہے۔

شورش ہند کے ذکر کا موقعہ آیا تو ایسا چبا چبا کر بیان کیا گویا کچھ تھا ہی نہیں۔ صرف اتنا کہدیا کہ گورنمنٹ ہند ہر قسم کے فسادوں کو بہت موثر طریقہ سے فرو کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اور لارڈ منٹو کی گورنمنٹ پر تساہل کا الزام لگانا سخت ظلم ہے۔ جس وقت لارڈ منٹو وائسرائے ہو کر ہندوستان گئے۔ اوسی وقت وہاں آتش فساد مشتعل ہو چکی تھی وہی دبے ہوئے شعلے اب ظاہر ہوئے مگر گورنمنٹ نے بہت جلد ان پر بہت ہی فوری کامیابی حاصل کی

کند چھری سے ذبح کرو

سچ ہے قدر عافیت کسے داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔ لندن والے سلب آزادی کی تکلیف کا کسی طرح اندازہ نہین لگا سکتے کیونکہ وہ ہمیشہ بے لگام رہے ہین۔ آزادی اونکے خمیر مین پڑی ہوئی ہے۔ اونہین کیا خبر کہ جو لوگ اس نعمت سے محروم ہین اونکی زندگی ملکی حیثیت سے گائے بھیڑ ونسے زیادہ پُرلطف نہین۔ اونکی مجال نہین کہ گورنمنٹ کے مظالم کے خلاف ذرا بھی زبان کھول سکین۔ اونی اونی حکام اون سے بیجا متعصبان کرتے ہین مگر اونہین سنگ آمد و سخت آمد کہکر خاموشی سے سر جھکانے کے سواے کوئی چارہ نہین۔ اخبارات کی ایڈیٹر ہمیشہ اسی خوف مین لگے رہتے ہین کہ کہین دفعتہ سڈیشن کا تیر سینہ دوز نہو۔ بہت سنبھلتے ہین۔ جوش قلم کو بہت روکتے ہین۔ مگر آخر انسان ہین۔ جب تاب تحمل نہین رہتی تو بہت ڈرڈر کر ایک آدہ جملہ شکایت کا اون کے قلم سے نکل جاتا ہے۔ بس پھر کیا ہے۔ پا بدست دگرے دست بدست دگرے زنجیر سڈیشن مین جکڑ دیئے جاتے ہین۔ ہمیشہ کے لئے اونکا قلم توڑ دیا جاتا ہے۔ اور زبان قلم سیجاتی ہے کہ اب اخباری آزادی بالکل نام کو باقی رہ گئی ہے مگر لندن والے یہ بھی نہین چاہتے کہ اخبار والون کو ترچہا ہین نوسید جا قلم چلانے کی بھی اجازت ہو۔ لندن کے اخبار خود تو آزادی پر جان دیتے ہین مجال کیا جو پارلیمنٹ اونکی آزادی چھیننے کا خیال بھی

سلطنت کی بنیاد ہلا ڈالین

اونکی اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے سر توڑ کر اپنے کے نفاذ کے لئے پارلیمنٹ کو مجبور کرینگے عجب ہے کہ یہی اخبارات جو آزادی کی اسقدر خوشامد کرتے ہین یہ نہین دیکھ سکتے کہ اونکے سوا کوئی اور بھی اس نعمت کا مزہ اوٹھائے۔ ہندوستانی اخبارون کے گلون پر چھری تو چل ہی رہی ہے مگر یہ چاہتے ہین کہ وہ چھری بھی کند ہو تاکہ ایڈیٹران اخبار اپنی بے گناہی کا مزہ کبھی نہ بہولین۔ لندن ٹائمز یون زہر اوگلتا ہے کہ ہندوستانی وحشی آزادی کے کسی طرح مستحق نہین۔ انہین جو لکھنے بولنے کی اجازت دی گئی ہے یہ گورنمنٹ کی عالی حوصلگی ہے مگر چونکہ ہندوستانیون نے خود کو اس ذراسی آزادی کے بھی ناقابل ثابت کر دیا ہے اسلئے گورنمنٹ کو چاہئے کہ

> نکوئی با بدان کردن چنان است
> کہ بد کردن بجاے نیک مردان

کا خیال کرکے اتنی آزادی بھی اونسے چھین لے۔ خبار سپکٹیٹر کو لندن ٹائمز کی اس سخت دلی اور بیرحمی سے صدمہ ہوا تو اوسنے بہت معقول پیرایہ مین اوس کی مخالفت کی ہے اور لکھا ہے کہ تجربہ سے ہمین یہ ثابت ہوا ہے کہ انسان کی فطرت مین جو آزادی ہے اوسے کوئی قانون روک نہین سکتا۔ جاری آزادی چھین لی گئی تو دبی ہوئی آگ کسی روز ایسے شعلے مشتعل ہوگی کہ وہ سارے ملک کو جلا کر خاک کر دیگی اور کسیکا کچھ نہ سکیگی۔

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

بنگالی اخبارات مسلمانون کو ذلیل کرنے کی ایسی شرمناک کوششین کر رہے ہین کہ اگر کوئی قوم اگر ذرا بھی حیادار ہوتی تو سکو ایکبھی چلو پانی ڈوب مرنے کے لئے کافی تھا کمبختون نے لوگون کو برانگیختہ کرنے کے لئے پہلے یہ افواہین اوڑائین کہ مسلمان ہند و نوجوان پر بنگالون کی آبرو ریزی کی فکر مین ہین۔ اور کہین بجہہ ہند و نازک کہ عورتین مسلمانون کی شہوت کی نذر ہو گئین۔ بنگالیون مین اتنی غیرت کہان تھی جو ان جھوٹی خبرون سے متاثر ہو کر اپنی عورتون کی پردہ دری کا بدلہ مسلمانون سے لینے کی ہمت کرتے۔ جب بنگالی اخبارون نے دیکھا کہ ہماری قوم کو اپنی عورتون کے خراب ہونیکی تو کوئی پروا نہین ہے۔ اور ایسی خبرون سے اون کے سرد خون مین ذرا بھی حرارت پیدا نہین ہوسکتی تو اب انکو مذہبی فیلنگس کو اوبہارنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ بنگالی اخبارات مین یہ شور و غل مچا ہوا ہے کہ مشرقی بنگالہ کے ہنگامون مین بہت سے زبردستی مسلمان بنا دیئے گئے۔ اس بزدل ہندو قوم پر اسکا بھی کچھ نہین ہوسکتا۔ مگر ہمین تعجب تو یہ ہے کہ ان اخبارات کی غیرت ایسی خبرون کی اشاعت کو کیونکر گوارا کرسکتی ہے۔ ہمین تو اسکی کوئی پروا نہین کیونکہ ہماری مہربان گورنمنٹ اس وجہ سے کہ مین نہین ہوسکتی اور جبتک وہ ہمپر مہربان ہے ان اخبارات کی دشمنی سے ہمین کوئی صدمہ نہین پہنچ سکتا

آخر دھر لئے گئے

گورنمنٹ کے ہاتھ سے بھلا کوئی چھپکے کہان بھاگ سکتا ہے۔ معمولی مجرم تو کسیطرح پوشیدہ نہین ہوسکتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ جس شخص پر بغاوت کا الزام عائد ہو جسکی گرفتاری کے لئے انعام شائع ہون اور وہ یہ کوشش کرے کہ گورنمنٹی جاسوسون کی آنکھون مین خاک جھونک کر گرفتار ہونے سے بچ رہے۔ لاہور کے اجیت سنگھ کے نام سے تو ناظرین اچھی طرح واقف ہون گے۔ یہ تو معلوم نہین کہ انہون نے کیا کیا جسکے باعث گورنمنٹ کی نظر قہر مین آگئے۔ اور نہ اسکا معلوم کرنا کوئی آسان بات ہے۔ مقدمہ کی تحقیقات ہو تو کچھ پتہ بھی لگ سکے مگر یہان تو وہ قانون ہی دوسرا عمل مین لایا گیا جسکی رو سے گردن مین ہاتھ ڈالا اور بلا پوچھے بچھے شہر بدر کر ڈالا۔ سب کچھ سہی مگر ہم بیوقوف کو یہ کیا خبط سمایا کہ سرکاری افسرون کو اندھا سمجھکر اور نظر بند ہونے سے بچ رہنے کی فضول کوشش کی۔ روپوش ہونا ہی تھا تو کسی اور ملک مین چلے جاتے وہان بھی ہمیشہ کے لئے نہین مگر کچھ روز کیلئے تو ضرور آزادی کی ہوا نصیب ہوتی مگر آپ امرتسر ہی مین روپوش رہے۔ صورت بگاڑنے کیلئے آپنے دو گز کی داڑھی کا صفایا کر لیا اپنا لباس بھی بدل دیا اور جہانتک ہو سکا خوب ہی صورت کو مسخ کیا۔ مگر افسران پولیس کی تاڑ جانے والی نگاہون سے کیونکر چھپ سکتے تھے آخر گرفتار ہو ہی گئی اور اجیت سنگھ کی تلاشی کیلئے

علیگڈھ کی ہوا کا اثر ہے

کسی ملک کی آب و ہوا مین مذہبی کا اثر ہوتا ہے بڑے بڑے قابلون کے دماغ بھی ایسے بہک جاتے ہین کہ شیطان علیہ اللعنہ جس آسانی سے اپنا جادو چلاتا ہے جاہلون پر نہین چلا سکتا۔ علی گڈھ کی آب و ہوا مین یہی بات رکھی ہوئی ہے۔ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہان کا پانی سب سے زیادہ نیچری کو راست آیا تھا۔ اور اب جا کے استاد خال بہت کم نہین ابھی اونکے نگڑ دادا بہت موجود ہین۔ علی گڈھ کے مولوی نواب علی نے آجکل رامپور مین ایک نیا مذہب قائم کیا ہے اور بڑے زور شور کے ساتھ اسکی اشاعت مین مصروف ہین پیر نیچر کو چونکہ گورنمنٹی خوشامد سے زیادہ فرصت نہین ملتی تھی اسلئے اوسکو کوئی مستقل مذہب قائم کرنے مین کامیابی نہین ہوئی۔ اور یہی وجہ ہے کہ اونکی امت مین آجکل پھوٹ پڑ گئی۔ اور پیر نیچر کا ہر خلیفہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا رہا ہے۔ مگر نواب علی نے اس خامی کا اثر دیکھ لیا ہے اس لئے اونہون نے اپنے مذہب کے تمام قواعد و ضوابط ایک کتاب کی صورت مین شائع کر دئے۔ اور قیام مذہب کے لئے چار خلیفے مقرر کر دئے۔ مولوی شوکت حسین۔ خواجہ عزیز احمد۔ شیخ محمد تقی اور مولوی احمد علی کو علی الترتیب اعزاز خلافت عطا کیا ہے خود بدولت نے اس مذہب کا نام مذہب بانی رکھا ہے اور شیطانی نیابت کے فرائض بڑی مستعدی کے ساتھ ادا کر رہے

خدا رحم کرے

مراکو کی حالت روز بروز زیادہ ابتر ہو رہی ہے۔ ایک طرف یورپین طاقتین اوسکی طرف دست آز دراز کئے ہوئے ہین۔ اور بات بات پر سلطنت پر دباؤ ڈالکر اپنا مطلب حاصل کر رہی ہین۔ دوسری طرف شاہ مراکو کی عشرت پسندی نے رعایا کو اسقدر بیچین کر دیا ہے کہ وہ ایک گھڑی بھی اسبات کے روادار نہین کہ اونکی عنان حکومت ایسے عیش پرست بادشاہ کے ہاتھ مین رہے۔ یورپ والے سلطان کی اس حالت سے اندر ہی اندر خوش ہو رہے ہین کیونکہ اس سے اونہین دخل اندازی کا زیادہ موقعہ مل رہا ہے۔ اب تک خدا کی مہربانی ہے کہ باغیون کو کوئی اچھا سردار نہین ملا ہے۔ اون کی بغاوت چونکہ بہت بیقاعدہ ہوتی ہے اسلئے بہت آسانی سے فرو بھی ہو سکتی ہے۔ مولای سلطان عبد العزیز کے بھائی کو اونہون نے بہت کچھ ابھارا کہ تم ہماری خدمت قبول کرو۔ تو اس بادشاہ کو تخت سے اوتار کر تمہارے سر پر تاج رکھین مگر برادر سلطان اس کارروائی کے برے نتائج سے اچھی طرح واقف ہے۔ اس لئے اوس نے باغیون کی سرگردگی سے انکار کر دیا۔ اب قبایل مراکش دوسری فکر مین لگے ہین۔ مولای عبد العزیز کے چچا کو تخت و تاج کی طمع سے اپنی طرف کھینچ رہے ہین اب تک تو اوسنے کوئی جواب نہین دیا اور خدا کرے وہ بھی انکی درخواست رد کر دے

پرکاکوا بن گیا

جیسے ہندو مسلمانون کے بلوے کے بعد بمبئی مین ایک عرصہ تک یہ حال رہا کہ کلکٹر بھاگتی اور لوگون مین بھگدڑ مچ گئی۔ شہر کے ایک سرے سے دوسرے تک ہر گئی ہو گئی کا شور مچ گیا۔ اسیطرح آجکل ہندوستان کی حالت بھی مخدوش ہو گئی ہے۔ باغیون نے جو ناشایستہ حرکتین کین اوسکی تو وہ سزا بھگت رہے ہین اور بھگتین گے مگر لوگون کے دلون مین ایسا خوف سمایا ہوا ہے کہ جہان کوئی معمولی جھگڑا ہوا اور شور مچ گیا کہ بغاوت ہو گئی۔ کوکانیڈا مین ایسا ہی واقعہ ہوا جیسا کہ انگریزون کا قاعدہ ہے کہ ولایتیون کے چھینٹ پڑنے مین اونہین مزا آتا ہے۔ اور اکا خیال ہے کہ سفید چہرہ کی جھلک جو ولیسی پولیس کی آنکھون مین چکاچوند پڑ جاتی ہے۔ اور وہ ہمین گرفتار نہین کر سکتی اسیطرح یہان بھی ایک انگریز کپتان نے کسی ولایتی طالبعلم سے ناشایستہ حرکت کی اسپر لڑکے سے مستقیر بہت بگڑے۔ اور انگریز بہادر کو اس حرکت کا مزہ چکھانے پر آمادہ ہو گئے۔ بس پھر کیا تھا ایک شور مچ گیا کہ کوکانیڈا مین بھی لوگون کے دماغ بہک گئے ہین اور آمادہ فساد ہو گئے ہین۔ یہان انگریزون کی خیر نہین۔ خدا خدا کر کے یہ شورش فرو ہو گئی۔ اور صلح پسند ولایتیون نے جلسے منعقد کر کے لوگون کو سمجھایا بجھایا۔ یعنی اور بڑی مشکل سے اونکا دماغ ٹھیک ہو گیا۔ عوام اور گورنمنٹ سے بدگمانی دفعہ کرنیکی خاطر والئی عام رعایا نے جلسہ کر کے ظاہر کر دیا کہ جو شور کیا گیا کہ

مسلمانون ہی کا قصور ہے

بنگالیون نے تقسیم بنگالہ سے بگڑ کر مختلف طریقون سے اسکی مخالفت کی اور آخر تنگ آ کر علم بغاوت بھی بلند کر دیا۔ تقسیم بنگالہ گورنمنٹ کی طرف سے ہوئی اور بغاوت ہندو بنگالیون نے کی لیکن ملزم ٹھہرے مسلمان۔ یہ بیچارے عجیب مصیبت مین پھنس گئے۔ اگر بنگالیون کا ساتھ دیتے کہ گورنمنٹ کی مخالفت کرتے ہین تو خدا کے گنہگار اور گورنمنٹ کے قصوروار ٹھہرتے ہین۔ اور اگر اپنی عادتی وفاداری کا ثبوت دینے کے لئے بنگالیونکی شرکت سے انکار کرتے ہین۔ تو اونکی توہین کی بہت ہی ذلیل کوشش کیجاتی ہے۔ ان دو راستون مین سے مسلمانون نے پہلا اور بہت مناسب رستہ اختیار کیا بنگالی انہین بہت کچھ اوبھارتے رہے دھمکیان بھی دین مگر مسلمان کسی طرح انکے دہوکے مین نہ آئے۔ اور ہمیشہ ان کی باغیانہ کاروائیون سے کنارہ کش رہے۔ اس سے بنگالی بہت ہی بگڑے۔ کیونکہ اونھین یقین تھا کہ مسلمان ہمارا ساتھ دینگے تو گورنمنٹ پر اسکا بہت بڑا اثر پڑیگا۔ اور وہ ہمارے مطالبات منظور کرنے پر مجبور ہو گی۔ مگر جب مسلمان الگ رہے۔ اور گورنمنٹ نے بھی ان کی کچھ پرستی کی تو یہ مسلمانون کے سخت دشمن ہو گئے اور اس فکر مین لگ گئے کہ ہم تو گورنمنٹ مین مشتبہ نظر سے دیکھے ہی جاتے ہین اب ایسی ترکیب کرنی چاہیئے کہ مسلمانو پر سرکار کا جو اعتبار ہے وہ بھی اٹھ جائے اور پھر ہم رفتہ رفتہ اپنا

رسوخ بڑھا لینگے

اس غرض کے حاصل کرنے کیلئے پہلے تو انہون نے یہ ذلیل کارروائی اختیار کی کہ مسلمان لیڈرون پر عام مسلمانون کو ہندوون کے خلاف برانگیختہ کرنیکا الزام لگایا۔ اس ترکیب نے گورنمنٹ کو دہوکا نہین دیا۔ تو علانیہ طور پر اونھون نے مسلمانون سے لڑنے پر کمر باندھی اس مین ادنکی تدبیر کارگر ہو گئی کیونکہ مسلمانون کی فطرتی شجاعت و ہمت مین اگر ذرا بھی ہیجان پیدا ہو گیا تو پھر ساری دوراندیشی رفو چکر ہو جاتی ہے۔ بزدل ہندوون کا چھیڑنا بس غضب ہی ہو گیا اور انہون نے سرکاری قانون کو اپنے ہاتھ مین لیکر ہندوون کی اچھی طرح خدمت کی۔ اس ترکیب کے چلتے ہی ہندو اخبارون نے شور و غل مچایا۔ کہ آتش فساد بھڑکانی ہوئی مسلمانون ہی کی ہے برٹش رعایا مین سب سے زیادہ امن پسندی کی دشمن یہی قوم ہے اور گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ان سے سخت گیری کرکے ان کے جوش کو دبائے رکھے۔ اور تو اور بڑے بڑے قابل ہندوون کا بھی یہی خیال ہو گیا ہے۔

بڑودہ کے دیوان مسٹر دت بھی لئے ذنی کرتے ہین کہ یہ سارا فسا مسلمانون ہی کا اوٹھایا ہوا ہے۔ جہالت کی وجہ سے یہہ سودیشی تحریک کو گورنمنٹ کی مخالفت خیال کرتے ہین۔ اور اسے توڑنے کیلئے ہندوون سے لڑنے پر آمادہ ہو گئے

معرکۂ آرائی
ترکی سلطنت میں کیا ہو رہا ہے

جھٹکے خان جلیبے بیگ عیاپنچ بہادر بہوت کہئے مزاج مبارک اگر خیریت سے نہیں تو فوراً کسی بہتر الیکٹرک ٹرام میں سوار ہو کر پالوہی کی سیر کر آئیے۔ وہاں کی ہوا سے ہر ایک بگڑا ہوا مزاج اصلاح پذیر ہو جائیگا۔ توبہ توبہ بیچارہ آپ کی طبیعت تو حسن پرست واقع ہوئی ہے۔ اپالو بایون جکی پر کہیں تشریف لیگئے تو بجائے اصلاح کے اختراع مزاج ہو جائیگا۔ مہ جبینان لندن اور مہوشان پارس اپنی اٹھلاتی ہوئی چال اور عاجز فریب تر غمزوں سے جیم غلو بنالیں گی۔ ماشاء اللہ تو مزاج شریف کی وضع اور قطع پر کیا عجب کہ چند نازک بدن مسیں شہد کا مٹکا جانکر مکھی کی طرح آپ پر حملہ کریں۔ اصلاح مزاج اور دماغ کے تنقیہ کے لئے سب سے عمدہ بات آپکے لئے یہ ہے کہ کچھ عرصہ کے لئے ترکی فوج میں بھرتی ہو کر یمن اور بلغاریہ کے میدانوں میں شجاعت کے جوہر بتلائیے۔ کہئے آپ تو جاپانیان جہان گرد ہیں۔ علاوہ اسکے زمین و آسمان کے قلابے لانے میں آپکا رتبہ مسیح الہند سے بڑھا ہوا ہے۔ ترکی سلطنت میں کیا ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو اعلیٰحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ اسباب کر رہے ہیں کہ حجاز ریلوے اور بغداد ریلوے کو بہت جلد درجۂ تکمیل کو پہنچا دینا چاہئے۔ اور طرابلس الشام سے ایک شاخ نکالکر اسکا اتصال بغداد ریلوے سے کر دیا جائے۔ اس شاخ کے نکلنے پر ممالک شام بیروت اور حلب و جزیرہ میں تجارت کی بڑی گرم بازاری ہو جائیگی۔ اگر اسکے ساتھ ساتھ مصریوں نے وادی نیل کے کنارے کنارے ریلوے سلسلہ جاری کر دیا اسوقت تو ترکی سلطنت تمام یورپ پر ایک گونہ حاوی ہو جائیگی اور ممالک یورپ کی سیر کرنے والوں کو دریائی سفر سے بالکل رہائی حاصل ہو جائیگی ہندوستان کی ڈاک جو یورپ کی طرف جاتی ہے اس ریلوے کے ذریعہ سے شاید روانہ کیجائیگی۔ کیوں جھٹیا پنچ اگر اعلیٰحضرت خلد اللہ ملکہ کو اس تجویز میں کامیابی ہوئی (انشاء اللہ بہت جلد کامیابی حاصل ہو) تو اس صورت میں ترکی سلطنت کا جاہ و جلال اور اقتدار ماشاء اللہ چشم بد دور چند در چند آفتاب و ماہتاب بنجائیگا۔ اور دوسری جانب بابعالی نے تمام یورپ کی متفقہ کوشش کو سخت طور پر رد کر دی۔ محصول کسٹم کے اضافہ کے لئے عہد نامہ پر تمام یورپ کے دستخط کرالئے گئے۔ صرف میاں یونان اور برخوردار سرویہ رہگئے۔ انکا کچھ نہیں یہ تو ترکی سلطنت کے آگے کے بچے ہیں اگر بجز ستی دستخط نہوئے تو گوشمالی سے ان کے ہاتھ کٹوا دئے جائینگے۔ محصول کے اضافہ سے ترکی بحری آمدنی میں کئی لاکھ پونڈ کی رقم کثیرہ کا سالانہ اضافہ ہو جائیگا۔ اور اسی اضافہ کی رقم سے ترکی بحری محکمہ اور اصلاح مقدونیہ میں نئی نئی مفید صورتیں پیدا کیجائینگی چنانچہ حال میں ہی اخبار ارشاد مظہر ہے کہ اعلیٰحضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ نے ایک امریکن کارخانہ کو دو دیگر انڈیل زرہ پوش جہازوں کے بنانیکا حکم روانہ کیا ہے۔ یہ جہاز کئی کئی سو فٹ کے ہونگے۔ اور انپر بڑی موٹی چادریں فولاد کی چڑھائی جائینگی۔ کئی توپوں سے دونوں جہاز مسلح ہونگے۔

دو ترکی جہاز گرانڈیل زرہ پوش تو پہلے سے تیار تھے۔ اب دو اور تیار ہونگے یہ سب دو دو جہاز دو دو رجن سلطنتوں کو پردۂ خاک میں ملانیکے لئے کافی ہیں۔ اجی اب سنئے بلغاریہ کی جانب سے ترکی سلطنت کو ایسا اندیشہ لگا ہوا ہے کہ وہ لاکھ منت سماجت کرے مگر کسی طرح ترکوں کو اسکی وفاداری کا یقین آتا ہی نہیں۔ اور کیونکر یقین آئے۔ بلغاریہ شرارت کا پتلا دغاباز مکار فریبی جیسا وقت دیکھتا ہے ویسا طرز اختیار کرتا ہے مولانا حالی مدظلہ کے شعر پر اگرچہ ہندوستانیوں نے عمل نہیں کیا مگر بلغاریہ اسکی نصیحت پر پورا کاربند ہے۔ اب اسنے دیکھا کہ ذرا خفش دکھلائی تو ترکی سلطنت میرے پیچھے ادھار دیگی۔ اور شجاعان ترک کے نعروں سے تمام بلقان کی زمین تھرا اٹھیگی۔ ترکی تلواریں بلغاریہ سپاہ پر بجلی کی طرح تڑپ چمک کر خرمن ہستی کو جلاکر برباد کر دینگی لہذا اس وقت خاموشی سے کام لینا چاہئے اور ترکی اسباب کے دیئے ہیں کہ حتی الامکان بحری کی شئے ہمیشہ کیلئے فنا کر دینا چاہئے چنانچہ بابعالی نے حال میں ۸۰ توپیں مع فوج کے بلغاریہ کی حدود پر روانہ کر دی ہیں اور سرحدی مقامات پر فوجی چوکیاں قائم ہو رہی ہیں۔ ہر طرف سے انتظام اہتمام کا سین نظر آرہا ہے اور لیجئے جزائر عرب اور یمن کی ناکہ بندیاں ہو رہی ہیں کہ کسی طرح آئندہ سے فسادی بدوؤں بدویوں کو بغاوت کا موقع ملے۔ غرض ترکی سلطنت میں ہر طرف دشمنوں کی بربادی اور بیخ کنی کے فنا کرنیکا سامان ہو رہا ہے۔ اللہم زد فزد رفعتہ ترا شاہان ترقی کرو ترقی دینی تری [illegible]

بقلم وہی جان لیجئے

سچّا خواب

(۲)

اتنے مین ایک سیکنڈ کلاس گاڑی آتی ہوئی نظر آئی - گاڑی کو دور سے دیکھکر ایک خادم لپکا - اور پائدان پر کھڑا ہو کر نہ معلوم کیا باتین کرتا ہوا چلا آیا - گاڑی دروازہ درگاہ شریف کے سامنے آکر ٹھہری اور ایک صاحب اُترے جنکی وضع سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ کوئی بمبئی کے بڑے سیٹھ ہین - انکو دیکھکر دوسرا خادم بھی پہونچا - اور کہنے لگا - ابے سیٹھہ جی تو میرے آسامی ہین - حاجتی (یہ ان لوگون کا خاص لغت ہے) تو کیسے لئے جاتا ہے - اتنے مین تیسرا آدمی دوڑا ہوا اور بولا ابے بمبئی تو میرے علاقہ مین ہے تم سیٹھہ کو کہان بہکائے لئے چلتے ہو - تو دوسرا کہتا ہے کہ ابے تیرے باپ کی بمبئی ہان - ابے لاحول ولا قوۃ مین بھر لا - تیری بہن کی شادی پر بمبئی کا علاقہ ایک ہزار روپیہ مین میرے پاس گرو ہین رکھدیا ہے - ان دونون مین تو یہ جھگڑا شروع ہوا - پہلے نے دیکھا موقع اچھا ہے ہاتھ سے نہ دینا چاہئے - بقول شخصے سانپ جبکہ دو مردون مین ہو کھٹ پٹ - اپنے مطلب کی فکر کر جھٹ پٹ - وہ فوراً مُنڈ صاحب کے پاس پہونچا - اور سب معاملہ کی خبر کی - بس اتنا سنتا تھا کہ مُنڈ صاحب کے پیٹ مین لڈو پھوٹ گئے - اور چوبے قلابازی کھانے لگے - فوراً مکان کو واپس گئے - اور ایک گرگا دوڑ گئے - وہ آکر سیٹھہ جی کو اون کے مکان پر لیگیا - اس خبر رسانی کے عوض مین وہ پہلا خادم مُنڈ صاحب سے بطور دلالی کے کچھہ ملا -

دوسرے روز درگاہ شریف مین وہی سیٹھہ صاحب ہمکو ملے تو بجائے اسکے کہ اس دربار شہنشاہی مین آکر ہمارے موافق شاد و فرحان ہوتے اون کے چہرے سے پژمردگی ظاہر ہوتی تھی بازارون کی عادت ہے کہ بڑے بڑے شہرون کے لوگون سے ملکر وہان کے حالات دریافت کیا کرتے ہین - چنانچہ حسب عادت سیٹھہ صاحب سے بھی جا سلام علیک کی - پہلے تو بمبئی کی باتین ہوتی رہین - پھر مُنڈ صاحب کا ذکر آگیا - کہنے لگے مُنڈ صاحب کا مکان کیا ہے بہشت کا نمونہ ہے - یا تو حضور کے گنبد شریف کے سامنے کے دالان مین سنہری کام ہے یا مُنڈ صاحب کے کمرے مین دیکھا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوقاف درگاہ شریف گویا مُنڈ صاحب کے جد امجد کی جاگیر ہے - اور وہ خوب دل کھولکر اسکو خرچ کرتے ہین) پھر مینے کہا سیٹھہ جی آپ اوداس کیون ہین - کہنے لگے کہنے کی تو بات نہین ہے مگر اب آپنے دریافت کیا ہے تو عرض کئے دیتا ہون - سنئے مین یہان کم از کم پندرہ روز قیام کرنے کو ارادے سے آیا تھا - اور اسیقدر خرچ بھی لایا تھا مگر صاحبزادہ صاحب نے (مُنڈ صاحب نے اپنے کو صاحبزادہ مشہور کر رکھا ہے) سب سنگوا لیا - مثل ہے بیٹی تک کا کرایہ چھوڑ لیا ہے - لاچار آج ہی اب جانا پڑا - ہمکو یہ سنکر نہایت افسوس ہوا کہ یہ لوگ درگاہ شریف مین آنیوالے لوگون کو خائف کرتے ہین - اور انکو ثواب سے محروم رکھتے ہین - یہ حالت دیکھکر مینے اپنے دوست سے کہا کہ اس بدنظمی کا انتظام اور ان بے اعتدالیون کا انسداد کیون نہین ہوتا - اور شاید آپ بھی سنکر یہی سوال کرینگے - لہذا اسکا جواب جو کچھہ کہ مجھے اپنے دوست سے ملا وہ آئندہ دیا جائیگا - راقم

ہم پنیا سی - ای - این ہی ادیب - نمبر ۲ تعمیر ...

کارخانے تو نئے نئے ہوا ئی بین پیدا
اسطرح شادیان ہونا طریقہ ہی نیا

گلشن آفاق کے غنچے تمام سرسبز و شاداب رہو -

پہلو بہ پہلو - ذرا گھے ہاتھون معمولی تشبیہات کا پہننا اپنی طرہ دار ٹوپی مین لگا لو اور کان چھپٹا کر سنو کر اینجانب نہایت عدیم الفرصت ہین - کیون بہت ضروری امر ہے - کیا - صرف یہ کہ ہم پٹّی پڑھا دینگے کیا آپ کسی کارخانہ مین پٹی پڑھائینگے - اونہو - کیا کسی بینک مین - اونہہ - کیا کسی کمپنی یا فیکٹری مین - ادنہو - تو پھر کیا کسی تھیٹر مین پٹی پڑھانیکا ارادہ ہے - اونہو تو بتاؤ پھر کس چیز مین پٹی پڑھاؤ گے کیا کسی ٹھیکہ یا کاج مین پٹی پڑھانا چاہتے ہو - اجی صاحب آپکے عقلی گھوڑے کبھی وہان تک پہنچ ہی نہ سکینگے تو جلدی سے گھوڑون کی باگ اُٹھئے - اینجانب شتیدن کی گردان کرتے ہین - اچھا لیجئے ہم بدولت کیسیدن کی گردان کرتے ہین - آپ تو جب پھر کر شتیدن کی گردان کر ڈالئے - یہ تو آپکو معلوم ہے کہ جس ملک مین ہم آباد ہین اسکا نام فرنگستان ہندوستان ہے - آپکی یہ بھی واقفیت سابقہ ہے کہ ہندوستان مین رسم دختر کشی کی ایک عرصہ تک جاری رہی خدا بخشے وکیم ٹیک کو جنہے اس رسم بد کی بیخکنی کی لیکن آنکھہ بھلا ایک اور رسم تو جاری ہوئی ہے اسکی بھی خبر ہے پہلے وہ رسم بھی میرے ذہن میں تھی پھر مین سنگوا دیکر اجی جناب تم بھی کھو گئے کہ ہم دنیا مین آگئے - سنئے اب وہ ہوتی پر شادون نے ایکبار صدے دختر کشی کی بجائے دختر فروشی کی رسم اختیار کی ہے - ہزار پانچسو لیکر بیٹی سے دست بردار - بولو بیاہ پچ پیش باد و لیکن مارا چہ ازین قصہ - آمدم بر سر مطلب - اینجانبی خبیث اب آپ پھر بھی ایک اور طرہ ہوا - وہ کیا - اجی وہ بڑے مزے کی پیشی بارہ مضامین کی گرماگرم بات ہے - بھیا پنچ ذرا مزہ لیکر ہونٹ تو چاٹ لو اور سنو کر اجمیر شریف مین ایک لڑکی کی شادی ہوئی - جس مین ایک بیوی کے دو شوہر - اسطرح سے کہ ایک خاص دوسرا پتی وار اندر خانہ - ایک پتی دار شوہر جو منی - منی کا ایک شوہر جو بیٹی نے ورثا نے تجویز کرکے منسوب کا

دوسرا میٹی نے بذات خاص تجویز کیا۔ لاحول ولا
افسوس صد افسوس۔ میں امید کرتا ہوں کہ اوسکے
وارث اسکا خاص انتظام کرینگے تاکہ آئندہ اپنجانب
کو قلم اوٹھانیکی ضرورت نہ پڑے - پنچ لاٹھا تھر
کیوں کھیسی کہی - (قصبہ موانہ میں کل اموات
طاعونی جنوری لغایتہ اپریل ۱۹۰۶ء ۱۴۰۰ ہوئی ہیں)
واقف

وہی رفتار بے ڈھنگی جو آگے تھی سو اب بھی ہے

بقلم عضنفر کا شعلہ میرٹھ

بنگال ناگپور ریلوے کا ظلم بے زبان مویشیوں پر

حضرت مولانا پنچ بہادر سلام علیک۔ بے زبانوں
کی مصیبت اور قبل از وقت موت پر تکتے دیکھتے
آخرش اپنجانب گھبرا ہی گئے - اور دربار پنچ بہادر
میں فریاد و الغیاث پکارتے پکارتے پہنچ ہی گئے
مولانا پنچ - ان بے زبانوں کے لئے یہ سوا گئے کے
حضرت انسان ہی کیا کم تھے جو بنگال ناگپور
کے میل اور پاسنجر ٹرینوں نے بھی انکا خون
بہانا اختیار کرلیا ہے۔ صرف ہفتہ رواں کے
اندر ہی اندر اسٹیشن بھاٹا پارہ کے قریب چار
بکریوں اور دو گایوں کا خون ٹرینوں نے
کر ڈالا۔ اگر یہی اوسط رہا تو کیا عجب ہے کہ
ممالک متوسط کے چوپائے بھی عنقا صفت
ہو جائیں - اول تو یہاں بڑا اڈوں کا ایسا رواج
ہے کہ سال کے اندر ہزار ہا گائیں بھینسیں
بڑھاپے اور ہڈی کی لالچ سے قبل از موت
ہلاک کی جاتی ہیں اور جسپر نہ تو ممالک متوسط کی
گورنمنٹ اور نہ ہنود - بالکل توجہ نہیں کرتے
تمام انہ بستے کہ جنگل اور دیہاتی مقامات پر
چند اشخاص ملکر احاطہ گھیر لیتے ہیں - اور مویشی
خرید خرید کر سو سو دو دو سو یومیہ ہلاک کرکے
ہڈی و چمڑا فروخت کرکے نفع اوٹھاتے ہیں اور
اسیطرح صد ہا بڑا اڈے جا بجا قائم ہیں - ان بیچارون
کے لئے باعث موت ممالک متوسط میں پانی
کی کمیابی ہی کیا تھوڑی ہے - اوسپر طرہ بنگال ناگپور
ریلوے کا ظلم - خدا بھلا کرے اس ریلوے کا جسنے
اپنی لائن میں تار تک نہیں لگایا (جو لائن کے کنارے
باڑہ کے لئے لگایا جاتا ہے - اور پٹری پر کی ہری
ہری گھاس دکھلا کر بلا روک بے زبانوں کو
بلانا اور انکا خون بہانا اور اپنے ملازموں
کو اوس سے نفع پہنچانا روا رکھا - بالاے طرہ
یہ کہ مالک کو مالی ضرر دینا اور دہمکانا کہ ہم مقدمہ
چلائیں گے کیوں مویشی حد میں آگئے - اور مرے
سے پیچ پاچکر آپس میں ہضم -
سب سے زیادہ افسوس تو یہ ہے کہ اس لائن
کے زیادہ تر ملازم بنگالی اور بھاٹیا اقوام مرہٹہ کے
ہنود بڑے بڑے چوٹیا والے ہیں - اور جو صفا
بغیر کسی ڈکار تک نہیں لیتے - کیا یہی گئو
ماتا کی محبت کہلاتی ہے - کیا یہی ہندوانہ غیرت
و حمیت ہے - کیوں نہیں سب ملکر بنگال ناگپور
ریلوے کے کان کھولتے اور تار لگواتے کا انتظام
کرتے - کیا اسی برتے پر گئو ماتا زبان سے کہنا اور
معنت میں ملانا تو بیجا الزام لگانا اور بدنام کرنا روا
سمجھتے ہو - جو تم سے زیادہ رحم کرتے ہیں - کیوں
نہیں گورنمنٹ سے رو گا کر ان بیچارون کا جن کو
ہندوؤں میں شمار کرتے ہو - اور جو خاص
بانی پڑا اوہیں انسداد کرتے - کیا ایسے ہی مظالم
دیگر ممالک و احاطے سے سنے جاتے ہیں کیا ایسے
ہی حوادث یومیہ و دیگر لائنوں میں وقوع پذیر
ہیں - کیا ممالک متوسط و بنگال سے زیادہ حامی
گئو ماتا ہنود اور بھی کہیں ہیں - پھر کیوں نہ
خواب غفلت سے چونکتے اور انسداد کرتے -
اگر اب بھی چونکو تو شرم دہرم ہے -
راقم ایک رقیق القلب سلیمان حامی بے زبانان
سوسی آگرہ آبادی مقیم حال بھاٹا پارہ خریدار ۱۰۵۹۲

پھر وہیا بنا ہوں تمہاری خیال میں
ہندو بنا کبھی تو مسلمان کبھی کبھی

مولانا پنچ بہادر ہوشیار باش - اللہ اکبر کا نعرہ
لگاتے بندۂ درگاہ مانند گروان زابلستان و
چابکسواران سیستان پھلانگیں مارتے اور تال
ٹھونکتے باوضع و دستار پہنے در دولت
مع حربہ ہتھیار رسم تسلیمات ادا کرتے حاضر ہوئے
اور تین عدد لائے - ہیں کچھ تو بھی کیا لائے
ارے یار لائے لائے لائے - خاک تمہاری بات
ہماری سمجھ میں ایک بھی نہ آئی - میں کہتا ہوں
کہ کہو تو لائے لائے تو میاں الا اللہ بھی کیوں
نہیں کہتے کہ پورا کلمۂ توحید ہو جائے - یار
تجنے تو ایک ہی کہی - سچ ہے مرتی کیا نہ کرتی
مجبور - اچھا سنئے ایک تین چار عدد سرخ
سنئے - ارے یار خیر تو ہے کیا کلیاں تو بچہ کی
تو نہیں سنائیں گے - نہیں نہیں آپ گھبرائیے
نہیں - میں کوئی بیہودہ تھوڑا ہوں نہیں جو آپ
اسقدر پریشان ہو گئے - میں آپکے حضور میں
چند چیدہ چیدہ نوبنو اور تازہ بتازہ خبریں
لایا ہوں - بھی کہاں سے لائے - بس لائے
لائے لائے - خدا خیر کرے پھر کچھ وہی ٹیڑھا پن
ہو گیا - ع خدا ہی لیسے دلالے معاملہ دلکا میں
تو آپکو خوش کرتا ہوں - اور آپ حیران پریشان
ہوئے جاتے ہیں - اچھا تو میں کہا لائے لائے

کہ کیا کیل زد شریف لائے۔ یا یہ نہیں کہ نادان
لائے۔ حلوائی کی دوکان سے لائے۔ یا پوسٹ
آفس کے لیٹر بکس سے لائے۔ یا خانقاہ کے خزانہ
سے لائے یا زنانہ ڈاکٹر خانہ سے لائے یا طبابت
کے پاخانہ سے لائے۔ سوا اسکے۔ تم تو بڑے لال
بجھکڑ ہو۔ معلوم نہیں کہ کس علم سے بوجھ گئے۔
مریچیا ذہین مرجاں۔ تو زند شریف کہ بوجہ علامات
ایسی خالی ہے جیسے مرکا ساگین کا پیٹ۔ رہی
میونسپلٹی۔ اسکی کیا حالت بتائیں۔ ٹیکس کی تو
روز بروز ترقی۔ مگر سڑک اور نالیاں تو ایسی
ہیں کہ بارش میں اُنپر چلنے کے واسطے ایک کشتی
کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر شہر میں کچھ رونق
ہے تو حلوائی کی دوکان ہے۔ یہ بیچارے بارہ بجے
شب تک ایک ایک دو دو چراغ رکھکر
خریدار کے امیدوار رہتے ہیں۔ اب پوسٹ
آفس کی حالت سنئے۔ اگر کوئی روپیہ کی جگہہ
پر چار پانچ روپیہ کی ریزگی لیجائے تو منی آرڈر
نہیں لیا جاتا۔ دل لگی ہے۔ چنچپاہ کی کوئی نانگاری
کرے تو کیسے کرے۔ خطوط ابھی لیٹر بکس سے
بذریعہ اپنے [illegible] نکال لئے جاتے
ہیں۔ خانقاہ کا خزانہ تو اللہ ہی میاں و بچتے
ہونگے مگر یہ وقت تو عمارت گرا کر رہیں
کہ آج گیا۔ کل وہ بھی۔ آج یہ چیزیں [illegible]
تو کل وہ کلیں خریدی گئیں۔ جو حقدار ہے وہ
پائے یا نہ پائے مجھے اپنے کام سے کام ہے
سنئے ایک مرد جو خود مختار تھے وہ نیابت
میں صبح کو فوت ہو گئے۔ پھر معلوم کیا ہوا
یا کیا کیا گیا کہ وہ دوسری شام تک نکالی۔ واہ
واہ سبحان اللہ یہ ترکی کیمرن کا کیس ہوا کہ جب
چاہا لگا دیا اور جب چاہا مقرر کر دیا۔ زنانی
ڈاکٹر خانہ کی مسٹر [illegible] صاحبہ نے استعفا دیکر

روانہ ہو گئیں۔ نہیں نہیں ابھی یہیں ہیں یہ
استعفا دینا تو صحیح ہے۔ اُن سنا ہے کہ قدر و منزلت
پر کیا اثر ہے۔ یا قصہ یہ اور ہی کچھ بیچ تو ہیں
کیوں نہیں کہتے۔ [illegible] شکم مبارک میں بلی [illegible]
جنٹلمین کا عمل ہے۔ اب رہا طبابت کا پاخانہ
کچھ نہیں۔ ان لوگوں نے تو موٹا چاول اور آلو
کھا کھا کر ایسا بھرا ہے جیسے ایک بڑی بھینس کا
جو تھا یا کسی سود خوار کا منہ۔ میاں تمنے تو
میرے دماغ کو پراگندہ کر دیا۔ اور بلبل کی ایک
بھی نہ کہی۔ [illegible] گیا لائے مارے لائے لائے
لائے۔ اللہ کی پناہ۔ [illegible] پرانا ڈھرا جلد
کہو۔ ورنہ کسی جھنڈے کا ایک لمبا اور دو جھلا
رسید کروں گا۔ خفا ہو جیئے۔ لیجئے سنئے
اپنے مہربان چنچپاہ کی خاطر ایک [illegible] لائے
(باقی آئندہ)

مراسلہ

وہ رند ہوں کہ مجھے [illegible] بیعت ہے
بڑھا ہے گیسوئے جانان سے سلسلہ دل کا

بقلم جی چھیر [illegible]

[illegible]

جاپانی شہزادہ [illegible] لندن سے کوچ کر گیا اور روانہ جاپان
روانگی کے وقت جاپانیوں سے بڑی محبت [illegible] ظاہر کی
گئی۔ شاہی خاندان کے افراد سو ملاقاتیں [illegible]
اخبارات کے نام الوداع کی خبر روانہ کرتے ہوئے شہزادہ
موصوف نے ظاہر کیا کہ جبیرا انگلستان [illegible]
[illegible] انگلستان کی شاہی خاندان کے علاوہ [illegible]

۱۳ جون کو لندن سے خبر آئی کہ شاہ
اٹلی نے ایک جنگی غبارہ کی اوڑنیکا ملاحظہ فرمایا
غبارہ اوپر گیا تہا مگر اوسپر بجلی گری غبارہ
جہکر ۱۰۰ فیٹ کی بلندی سے زمین پر گرا۔
کپتان اویولی جو اوسپر سوار تہا۔ اوسی شام
کو ہسپتال مین مرگیا۔ اسکے بستر مرگ پر شاہ
اٹلی موجود تہے

طہران سے خبر آئی کہ گورنر ہمدان الیکشن
سے واپس آ کر سالار الدولہ سے ملے جنہون نے
تخت و تاج ایران کا دعوی کیا ہے اور ہمدان
سے صرف ایک روز کے فاصلے پر جہگڑے مین
جو شرائط پیش کی گئی ہین اونکو قبول کرنیسے
سالار الدولہ نے انکار کر دیا ہے۔ اور برطانیہ
وروس کی مداخلت کو بہی گوارا نہین کیا ہے
برٹش اور روسی سفیر متعینہ طہران نے شاہ
ایران سے اسبارہ مین ملاقات کرکے گفتگو کی۔

ہانگ کانگ مین ایک مشنری پولارڈ
کے پہلو مین ایک چینی نے خنجر مار دیا۔

ایک بڑا سفری جہاز جسمین خلاف قانون
گولہ بارود لدی ہوئی تہی اور جسپر سرحد ترپولی
کے قریب فرانسیسی جنگی کشتیون نے قبضہ
کر لیا تہا اسکے کپتان نے اتباع کرنیسے
انکار کیا سو آدمی ہلاک ہو گئے۔ چند کشتیان
بہی جو جہاز پر سے مال اوتار رہی تہین۔
ڈوب گئیں۔

گورنمنٹ بلغاریہ نے گورنمنٹ سرویا کے
نام تہدیدی حکمنامہ جاری کرکے مقدونیہ سے
سرویا والون کی شورش انگیز باغی جماعت
واپس طلب کر لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

زار روس کی لڑکی بیمار ہوگئی زارینہ بذات
خود اسکی تیمار داری مین مصروف ہین۔

کشمیر کے علاقہ پنیال مین دریا پر ایک بڑا
پل نصب کرتے ہوئے پانچ آدمی دریا مین جا پڑے
ایک فوراً مرگیا۔ باقی شہتیر سے لپٹ گئے
اور وہ زندہ نکال لیے گئے۔

عام جلسون کے انعقاد کی ممانعت وغیرہ کا
جو حال مین قانون نافذ ہوا ہے وہ دہلی پر بہی
توسیع کیا گیا ہے۔

سرحد کی تازہ خبر سے معلوم ہوا کہ ہز مجسٹی
شاہ افغانستان فی الحال قندہار مین مقیم ہین
اور آپ پر پرانے مرض نزلہ نے غلبہ کیا ہے
ارادہ ہے کہ جب تک اس مرض سے افاقہ
نہو جائے امیر صاحب وہین قیام کرینگے۔

۲۸ مئی کی شام کو برہانگر مین ایک
عورت کے ایک عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا اسکی
دو سر چار ہاتہ ایک شکم چار پیر اور ایک سینہ
تہا۔ مسماۃ زندہ ہے مگر لڑکا دنیا کی ہوا
کہاتے ہی مرگیا۔

مقام نواکہالی واقع بنگالہ سے خبر آئی
کہ نواکہالی اور چار غازی کے مابین جو چہوٹی
کشتیان گشت لگاتی رہتی ہین اون مین
کی ایک کشتی ۳۰ مئی کو ڈوب گئی اسمین
۵۰ مسافر سوار تہے۔ چار غازی کے سب
رجسٹرار مولوی محمد اور اون کے کلرک سب ڈوب
گئے۔ اس حادثہ کے بڑی دیر بعد ایک کشتی
جو وہان سے گذری اوسنے چند مسافرون
کو بچا لیا۔

سرحد پر لوٹ مار کا بازار گرم ہے ۲۸ مئی
کو سپاہی جو رخصت پر جا رہے تہے اونپر
ڈاکوون کے ایک گروہ نے حملہ کرکے اونکا
مال و متاع لوٹ لیا۔ ۲۹ مئی کو سود نکیال کے
قریب ایک سپاہی اور ایک دہوبی کا خون ہوا

قروا گنج کے بازار کے بلوہ کا مقدمہ فیصل
ہو گیا۔ دو رعلی اور ایک ... کو دو سال
قید سخت کی سزا ملی۔ اور باقی ملزمون کو
ایک ایک سال قید سخت۔ ۸ ملزم رہا ہوئے
سراجگنج کے فساد کے متعلق ۱۱۰ آدمی گرفتار
ہوئے ہین اور مقامی جیل کی تنگی کے باعث
پٹنہ کی جیل مین بہیجے گئے۔

مقام دہلی پر لوٹ مار کے مقدمہ مین
میمن سنگہ کے صاحب مجسٹریٹ نے ۷ مسلمانون کو
متفرق سزائین قید کی دین۔ مقام کومیلا پر
ایک کشتی لوٹنے کے جرم مین ۱۰ ملزم گرفتار
تہے۔ سبکو ۲-۲ سال قید سخت کی سزا دی گئی

کانپور مین ایک انگریز کے بیرے نے اپنے
مالک کی بائیسکل چرائی اور فروخت کردی اسکے
بعد اُسے اپنے جرم کی سنجیدگی محسوس ہوئی۔
اور خود ہی مالک کی بندوق سے اپنا سر اوڑا
لیا اور فوراً تڑپ کر مر گیا۔

سٹیٹسمین کلکتہ لکہتا ہے کہ تین اخبار پر
قانونی کارروائی شروع کیجائیگی۔ اخبار مذکور
نے انکے نام ظاہر نہین کیے تاہم گمان غالب
ہے کہ وہ اخبارات بندے ماترم۔ بنگالی۔
سندہیا وغیرہ ہونگے۔

کلکتہ مین ایک نوجوان دوشیزہ یوریشین
لڑکی مسماۃ آسیوری کا دل ایک بچہ برادران آ دہی
فریفتہ تہے ایک یوروپین بہی اسکا شیدائی تہا
مگر وہ لڑکی کسی سے رضامند نہوتی تہی یوریشن
مذکور سے بہی صاف انکار کر دیا تہا یوروپین
نے اپنی معشوقہ کو اخفر پور کی گودی مین پہینک
دیا۔ دوسرے روز اسکی لاش برآمد ہوئی۔

۱۳ جون کی شب کو نواب صاحب ڈہاکہ کے محل پر
بجلی گری۔ محل مین سخت انتشار پہیلا ہوا تہا

جنوبی بمبئی ۷ جون کو دادر سٹیشن (بی بی سی) کے ریلوے پٹڑی پر ایک ہندو جا رہا تھا کہ ٹرین کی زد میں آگیا اور دو ٹکڑے ہو گیا۔

" ... آزاد نامی ایک ۴۰ سالہ ہندو عورت نائیگام روڈ پر زیر تعمیر بلڈنگ کے پاڑ پر کھڑی ہوئی کام کر رہی تھی یکایک ۳۰ فیٹ کی بلندی سے گر پڑی۔ بیہوش ہو گئی۔ علاج کیلئے جے جے ہسپتال لیجاتے مگر جانبر نہ ہو سکی۔

" ۳ جون کی شبکو فناس واڑی میں سامان گودام میں آتشزدگی ہوئی مگر فوری امداد اور کوشش سے فرو کر دی گئی۔

" قاضی اسمٰعیل حاجی محمد نامی ایک ۲۵ سالہ مسلمان ۳ جون کو پائدہونی کے قریب چلتی ہوئی ٹرام کی زد میں آگیا۔ بائیں پیر کی ایک انگلی کچل گئی جسکو ہسپتال میں کاٹ ڈالا گیا۔

" ایک ۴۰ سالہ ہندو ... پریل روڈ پر برقی ٹرام پر چڑھنے لگا۔ پیر پھسل گیا اسکے پیر پر سے برقی ٹرام کا پہیہ پھر گیا۔ کل انگلیاں کچل گئیں۔ ہسپتال بھیجا گیا۔

" جی آئی پی ریلوے کے اسٹیشن پریل پر ... نامی ایک ۴۰ سالہ حمال کچرے لیجا رہا تھا کہ ٹرین نمبر ۱۰۱ پنجاب میل ٹرین کیلئے راستہ صاف کرتے آ رہی تھی۔ ڈرائیور نے بہت سی آوازیں دیں لیکن متوفی بدستور چلتا رہا آخر زد میں آکر مر گیا۔

" دارآب شاہ رستم جی نامی ۶۰ سالہ پارسی سکنہ چیرا بازار اپنے مکان پر کھڑا ہوا ... سے ڈولی کھینچ رہا تھا کہ ... میں گر پڑا۔ فائر بریگیڈ نے اسے سلامت نکالا۔

" ۳ جون کو ایک ۶ سالہ ہندو لڑکا ... کے پاس کھیل رہا تھا کہ ایسی سخت ہوا چلی کہ قریب کا درخت اکھڑ کر اسپر گر پڑا۔ لڑکا دبکر مر گیا۔

" ۴ جون کو وکٹوریہ نمبر ۳۴۲ علی جی نور جی نامی ایک ڈرائیور پریل روڈ پر لیجا رہا تھا۔ یکایک کوچبان بکس پر سے گر پڑا۔ گھوڑا بدک کر فرار ہو گیا۔ اور رابینکلو رسالہ پولیس کمپونڈ کی جانب گیا۔ وہاں کی آہنی سلاخوں سے سخت طور پر ٹکرا گیا۔ رابرٹ ہنگز زد میں آگیا اسکو داہنے پیر اور پسلی میں شدید چوٹ آئی راہگیروں نے گھوڑے کو تھام لیا مسٹر ہنگز ہسپتال بھیجے گئے۔

" ایک ۵۵ سالہ ہندو مسٹر محمد شفیع سکنہ امام باڑہ روڈ کی گاڑی کی زد میں آگیا۔ معلوم ہوا کہ مسٹر محمد شفیع نے گھنٹی بجائی تھی اور ایک مرتبہ یہ ہٹ گیا تھا مگر دوسری مرتبہ زد میں آگیا۔ اسپر پہیہ پھر گیا۔ علاج کیلئے ہسپتال بھیجا گیا مگر جانبر نہ ہو سکا۔

" ڈیوڈیل واقع کرل روڈ پر ۸ مزدور پاڑ پر کھڑے کام کرتے تھے گرن کی مشینیں اور کلیں صاف کرتے تھے کہ پاڑ ٹوٹ گئی اور مزدور زمین پر آرہے سب زخمی ہوئے علاج کے لئے جے جے ہسپتال بھیجے گئے۔

" ۳ جون کی شبکو انجمن ضیاء الاسلام بمبئی میں ایک جلسہ بتقریب تشریف آوری شیخ عبد القادر بیرسٹرایٹ لا اڈیٹر اخبار آبزرور پنجاب و اڈیٹر مخزن بزیر صدارت مسٹر رفیع الدین احمد بیرسٹرایٹ لا منعقد ہوا۔ شیخ صاحب موصوف نے نصف گھنٹہ تک اسلام کی خوبیوں اور ترکوں کی عادات و خصائل کا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اُن لوگوں کو ہندی مسلمانوں کی حالت سے بہت دلچسپی ہے۔

" ناگو ڈالو نامی ایک ۲۵ سالہ ہندو مارنبی روڈ پر برقی ٹرام کی زد میں آگیا پیروں میں سخت چوٹیں آئیں۔ ہسپتال بھیجا گیا۔

" ۳ جون کی شبکو سیتارام بلڈنگ میں سخت آتشزدگی ہوئی پانی کے نل بند ہونے کے باعث آگ بجھانے میں تاخیر ہوئی۔ چار دکانیں خاکستر ہو گئیں۔ کشمیری ہندو ہوٹل کے دونوں منزلوں میں آگ پہنچی اور سردار گرہ ہوٹل بھی آگ کے اثر سے نہ بچا۔ جانی نقصان نہ ہوا۔ یہ آگ بلڈنگ کے سی بلاک میں واقع ہوئی تھی۔ ہوٹلوں کا پانچ اسد ۶ ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ عمارت وغیرہ دکانیں بیمہ شدہ ہیں۔

بندر عباس کے قریب چند لٹیروں نے دنگا مچایا تھا مگر پولیس کو بروقت خبر ملنے پر تمام ملزم گرفتار کر لیے گئے۔

امریکا نے اعلیحضرت سلطان المعظم سے اجازت طلب کی ہے کہ آستانہ علیہ میں ایک امریکن سکول قائم کر دیا جائے۔ باب عالی میں اسپر غور ہو رہا ہے۔

دلتا اور حیلا (مصر) کے مابین ریلوے جاری کر دی گئی ہے۔

بمبئی میں طاعون ترقی پر ہے۔ محکمہ پولیس انسداد میں مصروف ہے۔

اناطولین ریلوے جو ٹرکی میں جرمن ریلوے کہلاتی ہے اور جو آستانہ علیہ سے براہ انگورہ بغداد جاتی ہے جرمنی کے ہاتھوں سے حاصل ہے اسے بھی بغداد ریلوے سے متصل کر دیں گے۔

یمن میں شورہ پشتوں کی لڑائی جاری ہے۔ ترکی فوج سے دو ایک مقابلے بھی ہوئے جن میں مفسدوں کو شکست فاش ہوئی۔

[illegible]